اللہ کے سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہونچانے والے ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يُحِبُّ مَنْ يُقَدِّمُ النَّفْعَ لِلْآخَرِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ:(إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ)(١).

رفیقانِ ملت اسلامیہ !میرے مؤمن بھائیو! نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے:«أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا، وَلَأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخِي فِي حَاجَةٍ؛ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ -يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ- شَهْرًا»(٢). اللہ تعالی کو لوگوں میں زیادہ محبت ان بندوں سے ہوتی ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہونچانے والے ہیں اور اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل، کسی مسلمان کو خوش کردینا ہے یا اس سے کسی تکلیف کو دور کردینا ہے یا اسکی طرف سے قرض ادا کردینا ہے یا اسکی بھوک مٹادینا ہے، اور اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اس کے ساتھ چلنا پھرنا مجھے اس مسجد میں یعنی مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں ایک ماہ اعتکاف کرنے سے زیادہ محبوب ہے، بلاشبہ لوگوں کی ضرورتیں پوری کردینا ان کے ساتھ بھلائی

(١) النحل: ١٢٨.
(٢) الطبراني في الكبير: ١٣٦٤٦.

کرنا ان کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھانا اور ان کے دلوں کو خوش کردینا ان بلند اخلاق وکردار میں شامل ہے جو اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول ﷺ کو بے انتہا پسند ہے رب ذوالجلال والاکرام نے اپنی کتاب میں ہمیں اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا(فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ)[1] سو تم لوگ نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت کرو، انبیاء ورُسُل علیہم السلام لوگوں کو نفع پہنچانے میں سبقت کرنے والے تھے اور مخلوق کی ضروریات پوری کرنے میں پیش قدمی کرتے تھے، باری تعالیٰ جل جلالہ نے اس سلسلے میں سیدنا زکریا علیہ السلام اور انکے اہل خانہ کی تعریف میں ارشاد فرمایا ہے :(إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ)[2]، بلا شبہ وہ لوگ نیکیوں میں سبقت وسرعت کرتے تھے، ہمارے آقا سید الانبیاء ﷺ لوگوں کو بھرپور نفع پہونچاتے اور ہر وقت ان کو فائدہ پہنچانے کے متمنّی رہتے اور اس سلسلے میں اللہ ربّ العزت سے اس طرح دعا کیا کرتے :«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ»[3]. یا اللہ میں تجھ سے نیک اعمال کرنے کی توفیق مانگتا ہوں ،آپ ﷺ اپنے صحابۂ کرام کو ہمدردی، نفع رسانی اور عطاء وکرم کی ترغیب دیا کرتے تھے :«مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ»[4]. جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہونچا سکتا ہو تو وہ اسے ضرور نفع پہونچائے، ایک دن آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ کچھ حضرات مخلوقِ خدا کی خدمت میں اور نفع پہنچانے میں مصروف ہیں تو آپ ﷺ نے ان کی تعریف فرمائی اور ان کو یہ نیک عمل جاری رکھنے

---

(١) البقرة: ١٤٨.
(٢)الأنبياء: ٩٠.
(٣) الترمذي: ٢٦٢٧ والنسائي: ٤٩٩٥ واللفظ له.
(٤) مسلم: ٢١٩٩.

کی تاکید فرمائی: «اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ»[(١)]. اس کام میں لگے رہو یقینا تم لوگ ایک نیک کام میں مشغول ہو

لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور بھلائی کرنے والو! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب اورسب سے افضل وہ بندہ ہے جس کو باری تعالیٰ دوسروں کو نفع پہنچانے کی توفیق دیدے پس وہ اپنی نعمت ودولت میں لوگوں کو اس طرح شریک رکھے کہ یا تو اپنی نعمت اپنے بھائیوں کو دیتا رہے یا ان سے تکلیف اور مصیبت دور کرتا رہے[(٢)] رسول رحمت ﷺ کا فرمان ہے «خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ، وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ»[(٣)]. وہ آدمی تم میں زیادہ اچھا اور نیک ہے جس سے لوگ خیر کی امید رکھیں اور اسکے شر سے مامون ومحفوظ ہوں ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے: «الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ»[(٤)]. مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان درازیوں اور دست درازیوں سے لوگ محفوظ رہیں، یا اللہ یا کریم! لوگوں کی راحت میں ہمیں نعمتوں کو خرچ کرنے والا بنادے ہم سب کو اپنی مخلوق کو نفع پہنچانے والا اور پاکیزہ اخلاق و کردار اپنانے والا بنادے اور ہم کو اطاعت وفرمانبرداری کی توفیق دیدے تیرا ہی فرمان ہے (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[(٥)]. اے ایمان والو: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی بھی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحبِ اختیار ہوں ان کی بھی

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) البخاري: ١٦٣٥.
(٢) فيض القدير: (٣/٤٨١).
(٣) أحمد: ٨٨١٢، والترمذي: ٢٢٦٣.
(٤) النسائي: ٤٩٩٥.
(٥) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيهِ وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُ بِإِحْسَانٍ.

نیکی اور بھلائی کا اہتمام کرنے والو! اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے مخلوق کو فائدہ پہونچانا نعمتوں کی حفاظت کا سبب ہے اور نعمتوں کو لوگوں کی نفع رسانی میں استعمال کرنا ان کے قائم ودائم رہنے کا ذریعہ ہے رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے «إِنَّ لِلَّهِ أَقْوامًا اخْتَصَّهُمْ بِالنِّعَمِ لِمَنَافِعِ الْعِبَادِ، يُقِرُّهُمْ فِيهَا مَا بَذَلُوهَا»(١) اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جن کو اس نے بندوں کی نفع رسانی کیلئے خاص نعمتیں عطا کی ہیں، جب تک وہ ان کو بندوں پر خرچ کرتے رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کو قائم ودائم رکھتا ہے ،لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنے سے اور ان کو نفع پہنچانے سے آدمی کو عوامی محبت ومقبولیت حاصل ہوتی ہے اور اس سے لوگوں درمیان اس کو نیک نامی حاصل ہوتی ہے باری تعالیٰ نے فرمایا ہے :﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾(٢) بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے باری تعالی (لوگوں کے دلوں میں) انکے لئے محبت پیدا فرمادے گا، خدمتِ خلق اور نفع رسانی سے الفت ورحمت زیادہ ہوتی ہے معاشرے میں خیر وبرکت عام ہوتی ہے اور ایسے پاکیزہ معاشرے پر نبی کریم ﷺ کی بیان کی ہوئی یہ صفت اور مثال صادق آتی ہے «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ

---

(١) الطبراني في الأوسط: ٥١٦٢.
(٢) مريم: ٩٦.

فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ؛ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى»(١)، باہم ایک دوسرے پر رحم کھانے ،محبت کرنے اور شفقت و مہربانی کرنے میں ایمان والوں کی مثال جسم انسانی کی طرح ہے کہ جب جسم کے کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو باقی تمام اعضاء بخار اور بے خوابي میں اس کے شریک حال ہو جاتے ہیں . یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں اماراتی معاشرہ عطا کیا ہے جہاں کے افراد دوسروں کی بھرپور مدد کرتے ہیں اور رنگ ونسل یا دین ومذہب کے امتیاز کے بغیر ہر ایک کو نفع پہنچانے میں سبقت کرتے ہیں پس ہمیں بھی یہ خصلت اپنانی چاہیے اور اپنے بچوں اور بچیوں کے دلوں میں عطاء وکرم کی اور خدمت خلق اور رضاکارانہ عمل کی قدر واہمیت پختہ کرنی چاہیے ،هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَعَمَلَ الصَّالِحَاتِ، وَأَنْ تُوَفِّقَنَا لِنَفْعِ الْآخَرِينَ، وَتَقْدِيمِ الْعَوْنِ لِلْمُحْتَاجِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ قِيَادَتَهَا وَشَعْبَهَا، وَبَرَّهَا وَبَحْرَهَا، وَأَرْضَهَا وَسَمَاءَهَا، مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

---

(١) متفق عليه.

اللَّهُمَّ اجْعلْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ بَلَدًا آمِنًا مُطْمَئِنًّا، سَخاءً رَخَاءً، وَاحْفَظْهَا بِحِفْظِكَ، وَاحْرُسْهَا بِرِعَايَتِكَ، وَأَدِمِ الِاسْتِقْرَارَ عَلَيْهَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ خَلِيفَة بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَضَاعِفْ أَجْرَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِهِمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.